www.emarsiya.com

۲۱

صبح ہے جشن کا غل شام کے بازار میں ہے ۱ آمد آمد حرمِ شاہ کی دربار میں ہے
شور و فریاد و بکا عترتِ اطہار میں ہے صحبتِ عیش و طرب مجلسِ غدار میں ہے
نوبتیں بجتی ہیں، دشمن تو خوشی ہوتے ہیں
فاطمہ پیٹتی ہیں، شیرِ خدا روتے ہیں

پاؤں بیڑی میں، گلا طوق میں گردن میں رسن ۲ آگے آگے تو ہیں سجادؑ جھکائے گردن
چاک ہے غم میں گریبانِ قبا تا دامن مثلِ خورشیدِ فلک، شرم سے لرزاں ہے بدن
بیٹھ جاتے ہیں تو جھنجلا کے اٹھاتے ہیں لعیں
بوڑیاں نیزوں کی، شانوں میں چبھاتے ہیں لعیں

سخت ایذا میں ہے، فرزندِ شہِ کرب و بلا ۳ پنڈلیاں سوجی ہیں، اور طوق سے چھلتا ہے گلا
دھجیاں پاؤں میں باندھے ہے، وہ نازوں کا پلا خار تلووں میں ہیں، مقتل سے جو پیدل ہے چلا
اس کی مظلومی پہ، بیتاب حرم ہوتے ہیں
دیدۂ حلقۂ زنجیر بھی روتے ہیں

چپ ہیں تصویر سے گویا کہ کسی میں نہیں دم ۴ پیچھے بیمار کے ہے قافلۂ اہلِ حرم
تھرتھری جسم میں ہے اٹھ نہیں سکتے ہیں قدم دخترِ فاطمۂ زہرا کا عجب ہے عالم
رو کے فرماتی ہیں کس گوشے میں جائے زینبؑ
ہاتھ کھل جائیں تو منھ اپنا چھپائے زینبؑ

مجھ کو دربار کی آفت سے بچاؤ واری ۵ کبھی سجادؑ سے کہتی ہیں، بہ آہ و زاری
صبر فرماؤ جو مرضیٔ جنابِ باری کر کے زاری وہ یہ بیاں کرتا ہے وہ آزاری
کم نہ کچھ مرتبۂ آلِ عبا ہوئے گا
عاصیوں کا اسی پردہ میں بھلا ہوئے گا

www.emarsiya.com

گردنیں بارہ اسیروں کی ہیں اور ایک رسن ۶ جس طرح ہوتے ہیں گلدستے میں گلہائے چمن
رشتہ دارانِ علیؑ سب ہیں گرفتارِ محن شرم کے مارے ہوئی جاتی ہے اک شب کی دلہن
دم بدم ساس بھی سر پیٹتی ہے ساتھ اُس کے
ابھی کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ اُس کے

ہے اسی رسّی میں ننھا سا سکینہؑ کا گلو ۷ دم گھٹا جاتا ہے آنکھوں سے رواں ہیں آنسو
چاک کُرتے کا گریباں ہے، پریشاں گیسو سوجے تو گال ہیں کانوں سے ٹپکتا ہے لہو
آہ ہر گام پہ سینے سے نکل جاتی ہے
جب گھُرکتے ہیں ستمگر تو دہل جاتی ہے

ماں سے کرتی ہے اشارہ وہ گرفتارِ ستم ۸ رسّی کھلوا دو نہیں گھٹ کے نکل جائے گا دم
رو کے وہ کہتی ہے، مجبور ہوں میں کُشتۂ غم ہائے بچّی تری قسمت میں تھا یہ درد و الم
صدقے امّاں یہ گرہ عقدہ کُشا کھولے گا
بی بی اس عقدۂ مشکل کو خدا کھولے گا

ماں سے رو رو کے وہ نادان یہ کرتی ہے بیاں ۹ کس کا دربار ہے اس حال سے جاتی ہو کہاں؟
یہ تو کہہ دو کہیں بابا بھی ملیں گے امّاں کتنے دن گزرے ہیں، وہ ہیں مری آنکھوں سے نہاں
بھول جائے گا یہ سب دُکھ، جو انہیں پاؤں گی
دوڑ کر چاند سی چھاتی سے لپٹ جاؤں گی

کہیں دربار میں امّاں وہ اگر مجھ کو ملے ۱۰ دیکھنا کرتی ہوں کیسے شہِ والا سے گلے
وہ خبر لیں نہ، گردن مری رسّی سے چھلے اُس کو یوں بھولتے ہیں، باپ سے بچّے جو پلے
وجہ کیا کون سی تقصیر پہ منہ موڑا ہے؟
سیلیاں کھانے کو اعدا میں مجھے چھوڑا ہے

کان زخمی ہوئے اور لی نہ خبر، واہ رے پیار ۱۱ خوب بھولے مجھے بابا کی محبت کے نثار
دن میں چھاتی سے لگاتے تھے مجھے سو سو بار مجھ پہ یہ ظلم ہیں آیا انہیں کس طرح قرار
منہ دکھاتے نہیں، شفقت سے بلانا کیسا
خواب میں آئے نہ، چھاتی پہ سُلانا کیسا

www.emarsiya.com

12 روتے تھے سن کے سکینہ کا بیاں سارے امیر — ہر قدم پر تھا یہی شور کہ ہے ہے شبیرؑ
اس طرف ہوتی تھی آرائشِ دربارِ شریر — تخت پر آپ تھا اور کرسیوں پر سارے امیر
اک طرف لوٹ کا سب زیور و زر رکھا تھا
اور تلے فاطمہؑ کے لال کا سر رکھا تھا

13 نذریں ہاتھوں پہ لیے آتے تھے سب درباری — پڑھتے تھے تہنیتِ فتح کو باری باری
جمع دربار میں تھی، شہر کی خلقت ساری — یاں تو تھا جشن کا غل، اور ادھر بھی زاری
اُس طرف تو دُف و نَے کی صدا آتی تھی
اور اس سمت سے ہے ہے کی صدا آتی تھی

14 دم بدم تخت سے اُٹھ اُٹھ کے یہ کہتا تھا شریر — قیدی کیوں جلد نہیں آتے ہیں کیا ہے تاخیر
بڑھ کے کرتے تھے خبردار یہ اُس دم تقریر — ضعف سے پاؤں کو تھم تھم کے اٹھاتے ہیں اسیر
مارے دہشت کے لہو ان کا گھٹا جاتا ہے
ہر قدم ایک ضعیفہ کو غش آجاتا ہے

15 بولا وہ کون سی عورت ہے وہ مجبورِ ستم — عرض کی اُس نے کہ ہمشیرِ شہنشاہِ اُمم
باپ جس کا ہے علیؑ پشت و پناہِ عالم — جس کی ماں فاطمہؑ ہے فخرِ جنابِ مریمؑ
ہے جو سلطانِ عربؐ اس کی نواسی ہے وہ
کلمہ گو جس کے ہیں سب اس کی نواسی ہے وہ

16 ہے وہی حضرتِ جعفرؑ کی بہو سینہ فگار — وہی زینبؑ ہے جو شبیرؑ کی تھی عاشقِ زار
لاشِ شہ پر وہی اُشتر سے گری تھی کئی بار — بعد مرنے کے بھی ہے بھائی بہن میں وہی پیار
قافلہ یوں تو سبھی شام و سحر روتا ہے
پر وہ روتی ہے تو شبیرؑ کا سر روتا ہے

17 بولا وہ کیا ہے پھر اوروں کے نہ آنے کا سبب — عرض کی، ایک ہی رسّی میں ہیں جکڑے ہوئے سب
خاک پہ گرتی ہے جب بنتِ شہنشاہِ عرب — شور ہوتا ہے اسیروں میں کہ ہے ہے زینبؑ
ہوش میں آن کے بھائی کو وہ جب روتی ہے
دیر تک قیدیوں میں سینہ زنی ہوتی ہے

www.emarsiya.com

انھیں رانڈوں میں ہے اک دخترِ فرزندِ نبیؐ ۱۸ نوحہ گرِ سینۂ دلبندِ رسولِ عربی
آفتِ فاقہ کشی، بے پدری تشنہ لبی دم بہ دم لب پہ یہ ہے اَینَ اَبی اَینَ ابی
چھاتیاں پیٹتی ہیں اس درد سے وہ روتی ہے
شمر جب آنکھ دکھاتا ہے تو چپ ہوتی ہے

ذکر یہ تھا کہ وہ قیدی سرِ دربار آئے ۱۹ سب پکارے کہ وہ حاکم کے گنہگار آئے
آگے روتے ہوئے سجادِؑ دل افگار آئے سر برہنہ حرمِ احمدِ مختار آئے
صاف خورشید سی شکلیں جو نظر آتی ہیں
آنکھیں سب ظالموں کی بند ہوئی جاتی ہیں

گو کہ اس روز تھیں سیدانیاں کھولے ہوئے بال ۲۰ منھ چھپانے کو کسی پاس نہ تھا اک رومال
بیٹیوں کا اسداللہ کی، اللہ رے جلال آنکھ اٹھا کر کوئی دیکھے یہ کسی کی تھی مجال
جلوۂ روشنیِ طُور نظر آتا تھا
کچھ نہ آنکھوں کو بجز نُور نظر آتا تھا

پردۂ چشم سے باہر نہ نکلتی تھی نظر ۲۱ ایک سے پوچھتا تھا ایک کہ قیدی ہیں کدھر؟
بیٹیاں فاطمہؑ زہرا کی جو تھیں ننگے سر دستِ حیدرؑ تھا تماشائیوں کی آنکھوں پر
تھا جو منظورِ خدا، آلِ عبا کا پردہ
فاطمہؑ روکتی تھی، اپنی ردا کا پردہ

کہا ظالم نے کہ ہاں قیدیوں کو لاؤ قریب ۲۲ حکم یہ سنتے ہی دوڑے گئے دو چار نقیب
شرم کے مارے ہوا بیبیوں کا حال عجیب اپنا سر پیٹ کے بانوؑ نے کہا وائے نصیب
کھینچ کر سب کو ستمگار جو لے جانے لگے
حضرتِ زینبؑ و کلثومؑ کو غش آنے لگے

تخت کے سامنے روتے ہوئے آئے جو اسیر ۲۳ دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو بولا وہ شریر
سرکشی کر کے برسر ہوئے مجھ سے شبیرؑ شکر کرتا ہوں کہ خالق نے کیا تم کو حقیر
بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتن اٹھ گئے اب زور تمھارا نہ رہا

www.emarsiya.com

ہاں کہو آج حمایت کو پیمبر ہیں کہاں؟ ۲۴ کیا ہوئے ابن علی حیدر صفدر ہیں کہاں؟
قید میں ان کی بہو آئی ہے شبیر ہیں کہاں؟ ننگے سر زینب دلگیر ہے سرور ہیں کہاں
ذبح خنجر سے ہُوا جو، وہ پدر کس کا ہے؟
اے خدا غور سے دیکھو تو یہ سر کس کا ہے؟

کس کے ناموس لٹے کس کا ہوا گھر تاراج؟ ۲۵ کون بے سر ہوا، اور کون ہوا صاحب تاج؟
ایک چادر کے لیے کس کی بہن ہے محتاج؟ کون کمزور ہے، اور کون زبردست ہے آج؟
خلق میں کس کے لیے مرتبہ عالی ہے؟
کس کا اقبال ہے، اور کس کی بداقبالی ہے؟

نہر پر بازوئے شبیر کو مارا کس نے؟ ۲۶ جنگ میں اکبر دلگیر کو مارا کس نے؟
تیر سے اصغر بے شیر کو مارا کس نے؟ شاہ سے صاحب شمشیر کو مارا کس نے؟
فوج بے سر ہوئی سلطانؑ حجازی نہ رہے
جن کی تلوار کا شہرہ تھا، وہ غازی نہ رہے

سن کے یہ آگیا بنت شہ مرداں کو جلال ۲۷ تھرتھرا کر کہا کیا بکتا ہے او بداقبال
صاحب عزت و توقیر محمدؐ کی ہے آل کبھی ہم لوگوں کی عزت پہ نہ آئے گا زوال
ہم کو بے قدر جو سمجھا تو خطا کرتا ہے
دیکھ مصحف میں خدا کس کی ثنا کرتا ہے

ہاں بتا آیۂ تطہیر کسے آیا ہے؟ ۲۸ دوست اپنا کسے اللہ نے فرمایا ہے
ہَل اَتیٰ کس لیے روح امیں لایا ہے کس نے معراج کا دنیا میں شرف پایا ہے؟
قرب ایسا کسے اللہ کی درگاہ میں ہے
فرقِ قوسین بتا کس میں اور اللہ میں ہے

زور اپنا کسے اللہ نے امداد کیا؟ ۲۹ خانۂ کفر کو کس شیر نے برباد کیا؟
حق نے قرآں کے سورے میں کسے یاد کیا؟ کس کو اَکملتُ لکُم دِینکُم ارشاد کیا؟
کس لئے ہر جنگ میں عاجز صفِ کفار آئی؟
بدر میں کس کے لیے عرش سے تلوار آئی؟

www.emarsiya.com

آلِ احمدؐ کو حقارت سے نہ دیکھ او مقہور ۳۰ سب پہ روشن ہے کہ ہم لوگ ہیں اللہ کے نور
مار کر سبطِ پیمبرؐ کو، یہ نخوت، یہ غرور   خیر ہم دور، نہ تو دور، نہ محشر ہے دور
حق کا دریائے غضب جوش میں جب آئے گا
باندھنا ہاتھ کا، سادات کے کھل جائے گا
فخر کیونکر نہ کرے تو کہ یہ ہے فخر کی جا ۳۱ تو نے اللہ کے محبوبؐ کا کاٹا ہے گلا
ہو گئے سرخ لہو میں حسنؑ سبز قبا   فاطمہؑ ذبح ہوئی، شیرِ خدا قتل ہوا
آگ دی خیمہ کو اور زیور و زر لوٹ لیا
جس کے دربان تھے ملک، تو نے وہ گھر لوٹ لیا
ترے ناموس تو ہیں پردہ نشیں او ظالم ۳۲ بال بکھرائے کھڑے ہیں، ترے دربار میں ہم
ہائے بے پردہ ہے بانوئے امامِ عالم   ہے سکینہؑ پہ وہ ظلم اور یہ کبریٰ پہ ستم
ننگے سر قید میں اک رات کی بیاہی آئی
تجھ کو شادی ہوئی، اور ہم پہ تباہی آئی
کہے زینبؑ نے فصاحت سے یہ جس وقت کلام ۳۳ کانپے سینوں میں جگر، رونے لگے لوگ تمام
تخت کے نیچے دھرا تھا، جو سرِ پاکِ امام   متوجہ ہوا شرما کے اُدھر حاکمِ شام
اور ان ظلم رسیدوں پہ جفا کرنے لگا
لبِ فرزندِ پیمبرؐ پہ چھڑی دھرنے لگا
کھول کر چوب سے لب ہائے شہنشاہِ عرب ۳۴ کہتا تھا، پارۂ یاقوت سے بہتر ہیں لب
درِ دنداں ہیں یہ تاباں، کہ خجل ہیں کوکب   پیٹ کر سینے کو زینبؑ نے کہا ہائے غضب
نہ محمدؐ سے نہ حیدرؑ سے حیا کرتا ہے
قطع ہو جائے ترا ہاتھ، یہ کیا کرتا ہے
اس چھڑی کو مرے بھائی کے لبوں سے سرکا ۳۵ بوسے لیتے تھے انھیں ہونٹوں کے محبوبِ خدا
بہرِ امت انھیں ہونٹوں سے دعا کی ہے سدا   انھیں دانتوں پہ نظر کرتی تھی، صدقے زہراؑ
تجھ کو پیارے نہیں گو، ہم کو تو پیارے ہیں یہ
عرش تک جن کا ہے شہرہ وہ ستارے ہیں یہ

www.emarsiya.com

یہ ستم بھائی پہ کن آنکھوں سے دیکھے ہمشیر ۳۶ ارے ظالم سرِ بے تن کی بھلا کیا تقصیر
یہ چھڑی ہائے غضب، اور لبِ پاکِ شبیرؑ نہ ستا مجھ کو، میں ہوں بنتِ شہِ خیبر گیر
ان کھلے بالوں کو اب ہاتھوں پہ دھرتی ہوں میں
لے شکایت تری اللہ سے کرتی ہوں میں

کہہ کے یہ غیظ میں آئی جو علیؑ کی جائی ۳۷ آسماں آگئے جنبش میں زمیں تھرائی
سرِ شبیرؑ سے ناگاہ صدا یہ آئی تھام لے غصے کو زینبؑ ترے صدقے بھائی
نہ تلاطم میں کہیں قہرِ الٰہی آجائے
کہیں اُمت کی نہ کشتی پہ تباہی آجائے

تم تو آگاہ ہو، شبیرؑ نے جو دکھ پائے ۳۸ پر نہیں حرفِ شکایت کے، زباں پر لائے
سر کو نیوڑا لیا، جب ذبح کو قاتل آئے ہم نے اُمت کے لیے چھاتی پہ نیزے کھائے
اتنی سی بات پہ مصروفِ بکا ہوتی ہو
تم چھڑی ہونٹوں پہ رکھنے سے خفا ہوتی ہو

برچھیاں کھانے سے کیا اس میں کچھ ایذا ہے بڑی ۳۹ چپ سہے تن پہ جو تلوار پہ تلوار پڑی
جانے دو رکھی تو رکھی مرے ہونٹوں پہ چھڑی اے بہن یہ بھی گزر جائے گی آفت کی گھڑی
چپ ہیں جو ہم پہ ستم، راہِ خدا میں ہوگا
اس کا انصاف تو دربارِ خدا میں ہوگا

سرِ شبیرؑ نے زینبؑ سے جو یہ کی تقریر ۴۰ آکے غصے میں لگا کانپنے حاکم بے پیر
شمر سے بولا کہ بس اس کی یہی ہے تعزیر سب کو لے جا کے تو کر سخت خرابے میں اسیر
بس انیسؔ اب جگر و قلب پھنکا جاتا ہے
حالِ زنداں کا نہیں منھ سے کہا جاتا ہے